42072 ـ کیا دوکان میں موجود مشینری بھی زکاۃ کے حساب میں شامل ہو گی؟

سوال

میں زکاۃ کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں، میری سٹیشنری کی دوکان ہے، میں نے پڑھا ہے کہ جب سامان پر سال مکمل ہو جائے تو اس پر زکاۃ ہوتی ہے، لیکن میرا سوال سٹوڈنٹ سروس کے متعلق ہے، آیا فوٹو سٹیٹ مشین بھی زکاۃ کے حساب میں شامل ہو گی یا نہیں، حالانکہ یہ مشین بہت قیمتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ کے پاس جو بھی نقد مال اور سٹیشنری میں جو اشیاء برائے فروخت ہیں ان سب پر سال مکمل ہونے کے بعد زکاۃ نکالنی واجب ہے جبکہ اس کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہو. اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (9 / 313).

دوم:

اور زکاۃ کا نصاب بیس مثقال سونا، یعنی پچاسی گرام، اور ایک سو چالیس مثقال چاندی، یعنی (595 گرام) جو کہ سعودی ریال میں پچاس ریال کے برابر ہے" اھـ

دیکھیں: فتاوی العثیمین (18 / 93).

اور جب برائے فروخت سامان کی قیمت اور آپ کے پاس موجودہ نقد رقم کسی ایک نصاب یعنی چاندی یا سونے کے نصاب کو پہنچ جائے تو آپ پر زکاۃ واجب ہو جاتی ہے"

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ اللبحوث العلمیۃ والافتاء (9 / 257).

سوم:

زکاۃ کے حساب کی کیفیت:

جب نصاب پر سال مکمل ہو جائے تو آپ کے پاس جو نقد رقم ہے اسے شمار کریں اور اس میں سٹیشنری کی دوکان میں موجود سامان کی قیمت کا اضافہ کر کے ساری رقم میں سے دس کا چوتھائی یعنی اڑھائی فیصد (2.5 %) نکال کر زکاۃ کے مستحقین میں تقسیم کر دیں جو مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی میں بیان کیے گئے ہیں:

صدقات تو صرف فقراء و اور مساکین، اور اس پر کام کرنے والے، اور تالیف قلب کے لیے، اور غلام آزاد کروانے میں، اور مقروض لوگوں پر، اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کے لیے ہے، اللہ تعالی کی طرف سے فرض کردہ ہے، اور اللہ تعالی علم والا اور حکمت والا ہے التوبۃ (60).

اور سٹیشنری میں موجود سامان کی قیمت وہ لگائی جائے گی جس قیمت میں آپ اسے فروخت کرتے ہیں، نہ کہ وہ قیمت جس میں آپ نے اسے خریدا تھا، یعنی قیمت فروخت نہ کہ قیمت خرید.

اس کی مزید تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (26236) کے جواب کا مطالعہ کریں.

چہارم:

اور رہا مسئلہ فوٹو سٹیٹ مشین کا تو اس میں زکاۃ نہیں، لیکن اگر آپ نے اسے فروخت کے لیے رکھا ہے تو اس میں زکاۃ ہو گی.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" جو چیز استعمال کے لیے ہے اس میں زکاۃ نہیں، چاہے وہ مشینری ہو یا کوئی اور چیز، جب وہ استعمال کے لیے ہے تو اس میں زکاۃ نہیں، اور قاعدہ یہ ہے کہ:

جو فروخت کے لیے تیار کردہ ہو اس کی زکاۃ ادا کی جائیگی، اور دوکان وغیرہ میں جو اشیاء استعمال کی جاتی ہیں ان کی زکاۃ ادا نہیں کی جائیگی" اھـ

دیکھیں: فتاوی ابن باز (14 / 184).

واللہ اعلم .